حسب ضابطہ رجسٹری شدہ ہے

سلسلۂ تصوف نمبر ۵۸

اردو ترجمہ کتاب

زبدۃ المقامات

جس میں

حضرت خواجۂ خواجگان و خواجہ جہان شاہ والا مکان حضرت قبلۂ عالم مظہر نور اللہ خواجۂ باقی باللہ رحمۃ اللہ علیہ

و

حضرت قطب الاقطاب ہادیٔ شیخ و شاب ناطق بالحق والصواب

حضرت امام ربانی مجدد الف ثانی

علیہ الرحمۃ والرضوان

نیز آپ کے خلفائے نامدار اور اولاد پاک کے حالات بوضاحت درج ہیں

جسے

ملک فضل الدین ملک چنن الدین ملک تاج الدین ککے زئی

تاجران کتب قومی بازار کشمیری و کوچہ ککے زئیاں لاہور نے

بصرف زر کثیر با محاورہ اردو ترجمہ کرا کر

نولکشور گیس پرنٹنگ ورکس لاہور میں منیجر کے اہتمام سے چھپوایا

قیمت فی جلد دو روپے

ب ۳۰

ایک روز آپ نے فرمایا کہ معرفت کے مراتب بہت ہیں۔ اگر سالک معرفت حقائق میں نصیب وافر رکھتا ہے بہتر ہے۔ والا اصل الاصل شریعت پر کاربند ہونا ہے۔ اور توحید سالم یہ ہے کہ اپنے تعین کو کہ انا اُس سے صادر ہوتا ہے اپنی طرف منسوب کرو۔ اور اپنی استعداد سے شمار کرو اور کمالات کو حضرت اطلاق کی طرف راجع۔ ہر چند کہ معتقد لا موجود الّا اللہ ہو ؞

ایک شخص نے سوال کیا کہ شیخ بوعلی فارمذی قدس سرہٗ نے فرمایا ہے کہ ممکن ہے سالک متخلق بجمیع اسماء وصفات الٰہیہ ہو، اور ہنوز واصل نہ ہوا ہو۔ یہ اُس قول مشہور کے ساتھ تناقض رکھتا ہے کہ تخلّق باخلاق الٰہیہ بعد از وصول حاصل ہوتا ہے ؞

آپ نے فرمایا ہے کہ اُن کے کلام میں لفظ تواند بود واقع ہؤا ہے یعنی ممکن ہے۔ پس ہوسکتا ہے کہ بعض کو سیر الی اللہ وصول سے پہلے حاصل ہو جائے اگرچہ اکثر یہی ہے کہ بعد از وصول بمقام سیر فی اللہ حاصل ہوتا۔ لیکن اگر کوئی شخص اصلاح یہ مقرر کرے کہ قبل از وصول کو تخلّق سے اور بعد وصُول کو تحقق سے تعبیر کرے مناسب ہی ؞

ب ۳۱

ایک روز کا ذکر ہے کہ آپ کی نظر مبارک سے حضرت جامی قدس سرہٗ کی یہ عبارت گذری کہ ”کبھی ایسا ہوتا ہے کہ بغیر حضور کے حس سے غائب ہو جاتے ہیں۔ اور بعض حقائق امور غیبیہ اس گروہ پر کشف ہوتے ہیں اور اس کو مکاشفہ کہتے ہیں۔ اور مکاشفہ ہرگز کاذب نہیں ہوتا۔ کیونکہ مکاشفہ عبارت ہے رُوح کے منفرد ہونے سے کہ بحالت تجرّد از غواشی بدنیہ مغیبات کا مطالعہ کرتی ہے“ ؞

آپ نے فرمایا کہ یہ مضمون حضرت جامی قدس سرہٗ نے عوارف المعارف سے اخذ کیا۔ اور تحقیق یہ ہے کہ بعض مکاشفات میں کہ خیال کو اُن میں کوئی دخل نہیں ہے، خطا بھی واقع ہوتی ہے۔ لیکن علوم یقینیہ کہ قوت مدرکہ میں مُلہم ہوتے ہیں خطا کو اُن میں کوئی نہیں ؞

ایک درویش نے عرض کیا کہ بعض علوم یقینیہ میں جو بطریق الہام معلوم ہوتے ہیں خطا بھی پائی جاتی ہے۔ آخر اس کا کیا سبب ہے فرمایا اس کا سبب یہ ہے کہ

بعض مقدمات مسلمہ خود جو صاحب فن بطریق یقین کے اُس کے نزدیک مقرر و مسلم ہوتے ہیں علوم ملہمہ میں ضم کرلیتا ہے۔ اسی راستہ سے خطا واقع ہوتی ہے۔ ورنہ علوم ملہمہ میں خطا کو کیا دخل ہے ✣

علمائے علوم عقلیہ جو قوانین منطقیہ کی مراعات کرتے ہیں، گاہ گاہ اُن کی نظر و فکر میں خطا واقع ہوتی ہے۔ اور سبب یہی ہے کہ اپنے بعض مسلمات کو یقینیہ خیال کرکے اُس میں داخل و شامل کرلیتے ہیں ورنہ درحقیقت مُراعات قوانین علم منطق ذہن کو نظر و فکر کے موقع پر خطا سے محفوظ رکھتی ہے۔ اگر قوانین منطقیہ کا استعمال کیا جائے۔ لیکن بدون اپنے مسلمات کے ضم کرنے کے تو خطا ہرگز واقع نہیں ہوسکتی ✣

اس کے بعد آپ نے فرمایا کہ متوجہان الی اللہ کو کشف و انکشاف کی کوئی ضرورت نہیں۔ اس لئے کہ کشف دو قسم کا ہے (۱) دُنیوی، وہ اس راہ میں کچھ کام نہیں آتا۔ اور (۲) کشف اُخروی، وہ کتاب و سنت میں بیان کردیا گیا ہے وہ عمل کرنے کے لئے کافی ہے اور کوئی کشف و انکشاف اس کے (کتاب و سنت کی) برابر نہیں ہوسکتا ✣

ب ۳۲

نیز آپ نے فرمایا ہے کہ مشائخ کے خلق کو تربیت و ارشاد کرنے کے تین سبب ہوسکتے ہیں اوّل الہام حق سبحانہٗ و تعالےٰ، دوم حکم و امر پیر مرشد، سوم شفقت بر خلق اللہ یعنی جب کہ وہ خلق کو ضلالت و گمراہی پر دیکھتے ہیں جو اُن کے عذاب و ضرر کا سبب ہے۔ لہذا کمال ترحّم کے باعث چاہتے ہیں کہ خلق اللہ عذاب آخرت سے بچ جائے پس جب شفقت و ترحّم اس کا باعث ہو۔ تو چاہیئے کہ ترویج شریعت کو لازم پکڑے اور حفظ و اقامت آداب و احکام شریعت کی نصیحت کرے۔ اور تعلیم و تعلّم حدیث و فقہ اور اُس پر عمل کرنے کرانے میں کوشاں رہے۔ اور جو لوگ کہ انہیں وصل الی اللہ چاہیں شفقت کے لئے یہ شرط نہیں۔ بلکہ یہ ایک امر زاید از شفقت ہے ✣

نیز آپ نے فرمایا کہ حاصل اس طریقہ (ہدایت و ارشاد) کا تربیت قوت ایمانیہ ہے۔ اسی کے متعلق تمام انبیاء و رسل کی دعوت واقع ہوئی ہے ✣